جلد ۳ | ۳ تبلیغ ۱۳۲۸ھ | ۴ ربیع الثانی ۱۳۶۸ھ | ۳ فروری ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۷

ملک کی صنعتی ترقی میں حکومت اہم حصہ لیگی

مشاورتی بورڈ کے اجلاس میں وزیر اعظم پاکستان کی تقریر

کراچی ۲ر فروری۔ قومی ترقی کے مشاورتی بورڈ کے پہلے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان نے فرمایا۔ ہم نے صنعتی ترقی کے کام کو اگر واقعی تسلی بخش طریق سے چلانا ہے تو پھر دخل نہ دینے کی پالیسی سے کام نہ چلے گا۔ اس کے لئے ایک جامع سکیم تیار کرنی ہوگی۔ اور حکومت کو لازماً اس میں کافی دخل دینا ہوگا۔ گو یہ ضروری ہے کہ کاروبار میں انفرادی آزادی کو بھی قائم رکھا جائے۔ لیکن یہ امر ہر لحظہ پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ انفرادی آزادی کہیں قومی مفاد کو نقصان نہ پہنچائے اگر ہم نے پاکستان کو دنیا کی قومی برادری میں باعزت جگہ دینی ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ پاکستان صنعتی اور اقتصادی اعتبار سے مضبوط پوزیشن رکھتا ہو۔ لیکن صنعتی ترقی کو اگر ہم انفرادی کوششوں پر چھوڑ دیں تو تجربے نے ہمیں بتا دیا ہے۔ کہ اس بارے میں لازماً اہم حصہ لینا ہوگا۔ پاکستان کی حکومت افراد میں سے صرف انہی کی مدد کریگی جو صنعتی ترقی میں عملاً سرگرم حصہ لینے کے لئے تیار ہوں۔

آخر میں وزیر اعظم نے پاکستان کے بیوپاریوں اور کارخانہ داروں سے اپیل کی کہ وہ اپنی کوششوں کو دوگنا بلکہ چوگنا کر دیں۔ اور حکومت کے ساتھ پورا تعاون کریں۔

مارشل سٹالن کیطرف سے صدر ٹرومین کو پیغام

ماسکو ۲ر فروری۔ مارشل سٹالن نے مسٹر ٹرومین صدر جمہوریہ امریکہ کو پیغام بھیجا ہے کہ وہ ماسکو یا لینن گراڈ میں آکر ان سے ملیں اگر وہ روس میں آکر ملاقات کرنا نہیں چاہتے۔ تو پھر پولینڈ یا چیکوسلواکیہ میں باہمی ملاقات کا انتظام ہو سکتا ہے ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ صدر ٹرومین نے اس کا کیا جواب دیا ہے۔

ہمارے نوجوانوں کو مادی ترقی کے علاوہ روحانیت سے بھی لگاؤ پیدا کرنا چاہیئے

الحاج خواجہ ناظم الدین کا نوجوانوں سے خطاب

ڈھاکہ ۲۔ فروری الحاج خواجہ ناظم الدین نے ڈھاکہ یونیورسٹی میں طلباء کو خطاب کرتے ہوئے زور دیا کہ انہیں ایک آزاد ملک کی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ اور مادی ترقی کے میدان میں ممتاز ہونے کے علاوہ روحانیت سے بھی لگاؤ پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

گورنر جنرل پاکستان نے نوجوانوں کو نصیحت فرمائی کہ انہیں اب اپنا نقطۂ نگاہ تبدیل کر کے ایک آزاد اسلامی مملکت کے فرائض کو انجام دینے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ میں یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ اہل پاکستان نے اس خیال کو غلط ثابت کر دکھایا ہے کہ قائد اعظم کی وفات سے پاکستان بھی ختم ہو جائے گا۔ ہمارے عوام نے ترقی کی اعلیٰ ترین منازل تک پہنچنے کے عزم کا شاندار مظاہرہ کیا ہے۔

پاکستان کے مستقبل کا ذکر کرتے ہوئے الحاج خواجہ ناظم الدین نے فرمایا ہمارے ملک کے مستقبل کا انحصار نوجوانوں پر ہے انہیں جس سانچے میں ڈھالا جائیگا۔ ملک بھی اسی رنگ میں رنگین ہو جائے گا۔ زندگی کے تمام شعبوں میں نوجوانوں کو تعلیم و تربیت کی ضرورت ہے۔ تجارت کے میدان کے علاوہ فنی پیشوں میں بھی نوجوانوں کی ضرورت ہے ہمارے طلباء کو اپنی تمام قوت مطالعہ پر صرف کر دینی چاہیئے اور اعلیٰ پائے کے نظم و ضبط کا ثبوت دینا چاہیئے

آخر میں گورنر جنرل نے فرمایا یہ امر بھی ضروری ہے کہ ہمارے نوجوان زندگی کے مادی نقطہ نظر کے علاوہ روحانیت سے بھی لگاؤ پیدا کرنے کی کوشش کریں ۔۔۔ تاکہ وہ سچے مسلمان بن سکیں۔

ڈاکٹر آف لاء کی اعزازی ڈگری

ڈھاکہ ۲ر فروری۔ ڈھاکہ یونیورسٹی کی طرف سے آج الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل مملکت پاکستان کی خدمت میں ڈاکٹر آف لاء کی اعزازی ڈگری پیش کی۔

عرب نمائندہ کیطرف سے چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کو خراج تحسین

کراچی ۲ر فروری اقوام متحدہ میں اعلیٰ عرب کمیٹی کے نمائندہ نے ایک بیان دیتے ہوئے برطانیہ اور امریکہ کو تنبیہ کی کہ اگر انہوں نے اپنا موجودہ رویہ نہ بدلا۔ تو مشرق وسطیٰ سے تیل حاصل کرنیکی مراعات ان سے واپس لی جائیں گی آپ نے کہا عربوں نے محض اتحادی اقوام کی ہدایت کا پاس کرتے ہوئے جنگ سے ہاتھ روک لیا تھا اگر اب بھی اتحادی اقوام نے انصاف سے کام نہ لیا تو ہم پھر جنگ شروع کر دینگے

پاکستان نے ہمیشہ دلیری سے عربوں کی حمایت کی ہے اعلیٰ عرب کمیٹی کے نمائندہ نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے خاص طور پر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی تعریف کی اور کہا پاکستان کے قابل وزیر خارجہ نے عرب ممالک کی نہایت شاندار اور بیباکانہ وکالت کی ایشیائی ممالک کو بجا طور پر فخر حاصل ہے کہ ایشیا کے ایک ملک کے نمائندہ کو اتنا بلند مرتبہ حاصل ہوا۔

پاکستان کے کمانڈر انچیف لاہور میں

لاہور ۲ر فروری۔ پاکستان کے کمانڈر انچیف جنرل سر ڈگلس گریسی آج راولپنڈی سے لاہور پہنچے۔ یہاں آپ فوجی دستوں کا معائنہ کرینگے۔

کارینی قبائل برما سے الگ ہونا چاہتے ہیں

رنگون ۲ر فروری۔ وزیر اعظم برما نے ایک بیان میں کہا۔ حکومت برما کارینی قبائل کا یہ مطالبہ تو مان سکتی ہے کہ ان کی الگ ریاست قائم کر دی جائے۔ لیکن وہ یہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتی کہ اس ریاست کو برما سے الگ کر دیا جائے حکومت اس سلسلے میں خانہ جنگی کا خطرہ مول لینے سے بھی دریغ نہ کریگی۔ آپ نے بتایا کہ مارچ کے مہینے میں برما میں انتخابات شروع ہو جائینگے رنگون سے ۲۰ میل شمال کیطرف جنگ پھر شروع ہو گئی ہے اور کیرن قبائل کی عورتوں نے بھی ہتھیار سنبھال لئے ہیں۔

سلامتی کونسل میں اب مصر کو اہم پوزیشن حاصل ہوگی

قاہرہ ۲ر فروری۔ لبرل دستوری پارٹی کے ترجمان اخبار "السیاسیہ" نے "چین کی شکست کے بعد جمہوریت میں مصر کا اہم حصہ" کے عنوان سے مقالہ افتتاحیہ میں لکھا ہے۔ "چین سلامتی کونسل کا ایک مستقل ممبر ہے۔ اور چین ہمیشہ چار جمہوری قوموں کا ساتھ دیتا رہا ہے۔ چین میں اشتراکی اقتدار قائم ہو جانے کا پہلا اثر یہ ہوگا کہ سلامتی کونسل کے پانچ مستقل ممبران میں سے روس کے دو ووٹ ہو جائینگے۔ اس طرح جمہوری اقوام کے لئے کسی تجویز کو سلامتی کونسل میں منظور کرانے کے لئے سات ووٹ حاصل کرنا مشکل ہو جائے گا۔

"خیال کیا جاتا ہے کہ سلامتی کونسل کے نئے منتخب ممبران میں سے جمہوری ممالک چین کا بدل تلاش کرنے کی کوشش کرینگے۔ اور اس مقام پر مصر ایک اہم پارٹ ادا کرے گا۔ اور مصر تمام مشرق وسطیٰ کی نمائندگی کرنے والا اکیلا ملک ہے۔

"جمہوری کیمپ سے چین کے نکلنے کی وجہ سے یقیناً مصر کی اہمیت بڑھ جائیگی۔ اور سلامتی کونسل میں اس کے ووٹ کی بھی بہت اہمیت ہوگی۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ (اسٹار)

ہندوستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس

مدراس ۲ر فروری۔ ہندوستان کی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس کل سے شروع ہے آج بھی دن بھر اجلاس جاری رہا۔ اجلاس کی صدارت مسٹر محمد اسمٰعیل کر رہے ہیں۔

چوہدری غلام عباس کی کشمیری طلباء سے اپیل

راولپنڈی ۲ر فروری چوہدری غلام عباس نے ایک بیان میں کشمیری طلباء سے اپیل کی ہے کہ وہ کشمیر میں رائے شماری کے سلسلے میں اپنی ذمہ داری کو ادا کریں۔ انہیں اپنی فتح پر پورا یقین رکھتے ہوئے قربانیاں کرنی چاہئیں۔ ہمارا منزل مقصود صاف دکھائی دے رہا ہے۔ ہمیں یہ تہیہ کر لینا چاہیئے کہ ہم اپنے مقصود کو حاصل کر کے رہیں گے۔ ہمیں کسی لالچ میں آکر اپنی راہ کو نہ چھوڑنا چاہیئے۔

—— کراچی ۲ر فروری حکومت پاکستان نے تین فیصدی منافع کا جو قرضہ جاری کیا تھا اسے ۱۲ فروری کے بعد بند کر دیا جائیگا

ایڈیٹر غلام رسول دین تنویر بی اے ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۲ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

مارشل سٹالن اور صدر ٹرومین کی ملاقات غالباً سویڈن میں ہوگی

اسٹاک ہوم ۲ر فروری۔ اگرچہ واشنگٹن سے اس بات کے قطعی اشارات ملتے ہیں کہ صدر ٹرومین مارشل سٹالین سے صرف اسی حالت میں ملنے کے مشتاق ہیں۔ جبکہ وہ امریکہ میں آئیں۔ لیکن یہاں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ دونوں سمجھوتے کی خاطر اسٹاک ہوم میں ملاقات کریں گے۔ سویڈن کے دفتر خارجہ کا کہنا ہے اسٹاک ہوم میں ان کا خیر مقدم کیا جائے گا۔

اسٹار کو معلوم ہوا ہے کہ یہاں عارضی طور پر استقبال اور حفاظت کے اقدام پر غور کیا جا رہا ہے۔ سالٹس جوبدان کا اعلیٰ گرینڈ ہوٹل اس ملاقات کے لئے بہت موزوں جگہ رہے گا۔ یہ مقام سویڈن کی تفریح گاہ ہے۔ اسی مقام پر حال ہی میں سکنڈے نیویا کے دفاعی مذاکرات ہوئے تھے۔ اور روس کی سابق قیصر میڈم الیگزنڈرا کولن تے بہت عرصے تک یہاں رہی ہیں۔ (اسٹار)

عمان عرب ممالک کے اتحاد کو قائم رکھنے کا مشتاق ہے؟

عمان ۲ر فروری۔ اسٹار کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ شرق اردن کی حکومت کو عنقریب روڈز کی کانفرنس میں شرکت کی دعوت ملنے والی ہے۔ آجکل وہاں ڈاکٹر رالف بنچ کی صدارت میں مصر اور اسرائیل کے درمیان مذاکرات ہو رہے ہیں۔

لیکن شرق اردن کوئی ایسا قدم اٹھانا نہیں چاہتا۔ جس سے عرب لیگ کے اتحاد کو خطرہ لاحق ہو جائے اور اگر دعوت نامہ موصول ہوا تو اسکو منظور کرنے کی دو شرائط ہونگی۔ اوّل یہ کہ مذاکرات کی جگہ روڈز سے منتقل کی جائے۔ اور وہ مشرق وسطیٰ میں کسی جگہ منتقل ہو۔

دوم یہ کہ اس قسم کا دعوت نامہ ان تمام عرب ریاستوں کو دیا جائے۔ جو فلسطین کی جنگ میں شریک ہیں (اسٹار)

ولندیزی مایوس ہوگئے

بٹاویہ ۲ر فروری۔ ولندیزیوں کو امید تھی کہ انہیں انڈونیشیا میں جمہوریت پسندوں کے درمیان تعاون کرنے والے مل جائیں گے۔ لیکن ان کی یہ امیدیں بری طرح ناکام ثابت ہوئیں۔ اور ولندیزیوں کی سرگرمیاں پھر شروع ہونے سے قبل کے مقبوضہ علاقوں میں بھی مسلح مقاومت شروع ہو گئی ہے۔

جاوا سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ولندیزیوں کے لئے فوجی صورت حال دشوار تر ہوتی جا رہی ہے مشرقی جاوا میں چھاپہ مار سرگرمیاں جاری ہیں۔ وہاں ولندیزی سرگرمیوں میں جمود پیدا ہو گیا ہے۔ غیر جانبدار فوجی مبصرین کا بیان ہے کہ ولندیزی اپنی موجودہ طاقت سے جاوا میں کبھی نظم و نسق قائم نہیں کر سکتے۔ اب اس بات کا انکشاف ہوا ہے۔ کہ ولندیزیوں کو یہ توقع تھی۔ کہ وہ اپنی دشواریوں کو جمہوریت پسندوں میں سے ایسے بااثر آدمی حاصل کر کے دور کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ جو ان سے تعاون کرنے پر تیار رہوں گے۔ لیکن ابھی تک انہیں اس کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا ہے۔ (اسٹار)

سٹالن کی پیشکش کو اہمیت نہیں دی جا سکتی

واشنگٹن ۲ر فروری معلوم ہوا ہے کہ برطانوی سفیر نے ایک گھنٹہ تک وزارت خارجہ کے افسروں سے ملاقات کی۔ اور ان پر مسٹر بیون کے اس نظریہ کا اظہار کیا کہ اختلافات کے تصفیہ کے لئے صدر ٹرومین سے ملاقات کرنے کے متعلق مسٹر سٹالین کی پیشکش کو اہمیت نہیں دی جا سکتی۔ سفیر کی اس آمد کو اخباری نمائندوں سے چھپانے کے لئے غیر معمولی طور پر احتیاط برتی گئی تھی۔ مسٹر بیون کا نظریہ یہ ہے کہ گزشتہ ہفتہ ماسکو کی شمالی اوقیانوس کے معاہدہ کی مذمت اور ناروے پر دباؤ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کریملن اپنی "پیشقدمی امن" میں سنجیدہ نہیں ہے۔ اس بات کا یقین کیا جا رہا ہے۔ کہ خالصتہً روس اور امریکہ کے درمیان کوئی میٹنگ نہیں ہوگی۔ کیونکہ امریکہ کی پالیسی یہ ہے۔ کہ مشرق اور مغرب کے درمیان مذاکرات میں برطانیہ اور فرانس بھی شامل ہوں گے۔ اس دوران میں روس اپنی پیشکش کو شہرت دے رہا ہے۔ اور ماسکو سے ایک تجویز یہ پیش ہوئی کہ ایک میٹنگ ماسکو اور واشنگٹن کے درمیان نصف فاصلہ پر کسی شہر میں منعقد ہونی چاہیئے۔ فرانس کے ایک اخبار نے طنزیہ طور پر میونخ کا نام پیش کیا ہے۔

لنڈن میں سرکاری حلقے ابھی تک تبصرہ کرنے سے انکار کر رہے ہیں۔ لیکن مبصر یہ ظاہر کرتے ہیں کہ روس کی گزشتہ پیشقدمی امن سے قبل برلن کی ناکہ بندی کی گئی تھی۔ اور اب یہ سوال پوچھا جا رہا ہے کہ اس مرتبہ کیا ہوگا۔ (اسٹار)

قونصل خانہ نہیں برٹش کونسل

لاہور ۲ر فروری۔ یکم فروری کے الفضل میں ایک خبر "نیا برطانوی قونصل خانہ" کے عنوان سے چھپی ہے۔ اس ادارے کا نام قونصل خانہ نہیں بلکہ برٹش کونسل ہوگا۔ اور جیسا کہ ذکر کیا گیا تھا۔ اس کا دائرہ ثقافتی سرگرمیوں تک ہی محدود ہوگا (نامہ نگار)

شام کے لئے جہاز

دمشق ۲ر فروری:۔ شام کو یورپین اور امریکی جہاز خریدنے کی پیشکش کی گئی ہے۔ شاہی ملکیت کے متعلقہ محکمے ان پر غور و فکر کر رہے ہیں (اسٹار)

امریکہ انتہائی مہلک ایٹم بم تیار کر رہا ہے

واشنگٹن ۲ر فروری:۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ میں اس ایٹم بم سے بھی زیادہ مہلک ایٹم بم تیار کیا جا رہا ہے جس نے ہیروشیما کی ۷۰ ہزار آبادی کو نیست و نابود کر دیا تھا (اسٹار)

جنوبی چین میں قوم پرست آخری مقابلے کی تیاریوں میں مصروف ہیں

شنگھائی ۲ر فروری۔ ماؤزے تنگ کی شرائط امن میں مارشل چیانگ کائی شیک اور دوسرے جنگی مجرمین کی گرفتاری کی شرط شامل تھی۔ اس اطلاع سے کہ چینی حکومت نے اس مطالبہ کو مسترد کر دیا ہے۔ چین میں جلد ہی امن قائم ہونے کی امیدیں اور کم ہو گئی ہیں۔ حکومت شرائط منظور کرنے سے قبل ایک امن کانفرنس منعقد کرنا چاہتی ہے۔ قائمقام صدر لی ٹزنگ جین شنگھائی میں اپنی کابینہ۔ بڑے بڑے تاجروں اور سیاسی لیڈروں سے مشورہ کر رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے اس بات پر غور و خوض کیا ہے کہ آیا شنگھائی کو امن کے لئے ایک علیحدہ معاہدہ کرنا چاہیئے یا نہیں

امریکی ڈالر کے مقابلہ میں چینی سکہ طلائی یوان کی قیمت تبادلہ نصف رہ گئی ہے۔ پیکنگ میں کمیونسٹوں نے کلی طور پر اپنا کنٹرول قائم کر لیا ہے۔ اور انہوں نے اپنی نئی کرنسی جاری کر دی ہے۔ اس کی وجہ سے عجیب مالی گڑبڑ پیدا ہو گئی ہے۔ اس کی قیمت طلائی یوان کے مقابلہ میں اور بھی زیادہ تیزی سے گرتی جا رہی ہے۔

جنوبی چین میں مذاکرات امن کے نتائج سے قطع نظر کمیونسٹوں کے ساتھ ایک آخری مقابلہ کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ قوم پرست جنرل سوئیہ یوئیہ نے اپنے آپ کو اس جنوبی مقابلہ کا لیڈر بنا لیا ہے۔ اور اسے کوانگسی۔ کوانگ تنگ۔ فوکیان اور ہونان کے صوبوں کی حمایت حاصل ہونے کی توقع ہے۔ (اسٹار)

شرٹاک کے نام بیون کا پیغام

بیت المقدس۔ ۲ر فروری۔ اسرائیل کو بالفعل تسلیم کرنے کے اعلان پر مشتمل برطانوی وزیر خارجہ مسٹر بیون کا پیغام اسرائیلی وزیر خارجہ موشے شرٹاک کو دے دیا گیا ہے۔ اور اس میں برطانیہ اور اسرائیل کے درمیان دوستانہ تعلقات کے قیام پر خوشی کا اظہار کیا گیا ہے۔ (اسٹار)

ترکی اور مصر میں معاہدہ

استنبول ۲ر فروری۔ اطلاع مظہر ہے کہ حکومت ترکیہ نے مصر کے ساتھ ایک معاہدہ پر غور کرنے کی آمادگی کا اعلان کیا ہے۔ (اسٹار)

جمعیت اقوام اسرائیل کی رکنیت قبول نہیں کرے گی۔

لنڈن ۲ر فروری۔ اسرائیل کا آئندہ اقدام اقوام متحدہ کی ممبری کے لئے درخواست دینا ہوگا۔ لیکن اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار مقیم واشنگٹن رقمطراز ہے کہ اس میں ابھی دیر لگے گی۔ کیونکہ اگرچہ مجلس تحفظ کے کافی ممبروں نے اسے تسلیم کر لیا ہے۔ لیکن یقین کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس کی سرحدیں مقرر ہونے تک ہی حکومت کو قائم کرنے کے خواہاں نہیں ہیں۔ (اسٹار)

تپ دق کا نیا علاج

ترا وینڈرم ۲ر فروری۔ ریاست کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے ٹراونکور میں بی سی جی کے ذریعہ تپ دق کا علاج کرنے کے لئے مختلف مقامات پر مراکز قائم کئے جائیں۔ غیر ریاستی ڈاکٹر مقامی باشندوں کو تربیت دیں گے۔ اور ڈاکٹر چھ ماہ تک ریاست میں قیام کریں گے۔ حکومت نے اس مقصد کے لئے ۳۰ ہزار روپے منظور کئے ہیں (اسٹار)

رحمت اللہ کا عزم سوئٹزرلینڈ

لنڈن ۲ر فروری۔ ایک عشرہ کی تعطیلات گزارنے کے لئے ہائی کمشنر حبیب ابراہیم رحمت اللہ اور بیگم رحمت اللہ ۲ر فروری کو سوئٹزرلینڈ روانہ ہو جائیں گے۔ (اسٹار)

قائد اعظم امدادی فنڈ کے ٹکٹ!

کراچی ۲ر فروری:۔ یاد رہے۔ حکومت پاکستان نے نومبر ۱۹۴۷ء کے ایک پریس نوٹ کے ذریعہ قائد اعظم امدادی فنڈ کے مجوزہ ٹکٹ کے ڈیزائن طلب کئے تھے۔ چنانچہ اس ضمن میں جسقدر ڈیزائن موصول ہوئے ہیں۔ انکی اچھی طرح جانچ پڑتال کی گئی۔ لیکن ان میں سے کوئی ڈیزائن بھی ایسا نہیں تھا جو قابل قبول ہو اور جسے استعمال کیا جا سکے۔ اسلئے یہ تمام ڈیزائن مسترد کر دیئے گئے ہیں۔

آسٹریلوی اور برطانوی پونڈ کی قیمت

کینبرا۔ ۲ر فروری:۔ کہا جاتا ہے۔ کہ آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر چیفلے اس بات پر غور کر رہے ہیں۔ کہ آیا آسٹریلوی پونڈ کی قیمت دوبارہ برطانوی پونڈ کے برابر کی جا سکتی ہے یا نہیں۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ اس سے زندگی کی ضروریات کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کا سدباب کیا جا سکیگا۔ آج کل آسٹریلوی پونڈ کی قیمت برطانیہ کے ۱۶ شلنگ کے برابر ہے۔ (اسٹار)

پاکستان مجلس دستور ساز کا اجلاس

کراچی ۲ر فروری:۔ پاکستان کی مجلس دستور ساز کا آئندہ اجلاس ماہ اپریل میں مجلس قانون ساز کے بجٹ سیشن کے بعد منعقد ہونا قرار دیا گیا ہے۔ اس اجلاس میں بنیادی حقوق کی کمیٹی کی مرتب کردہ رپورٹ اور متعلقہ قرار دادوں پر غور و خوض کیا جائے گا۔

روزنامہ

الفضل

۳ فروری ۱۹۴۹ء

لڑائی کا رخ بدل سکتا ہے

اسلامی ممالک کی جو اس وقت ناگفتہ بہ حالت ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ مراکش سے لے کر چین تک اور ترکی سے لے کر انڈونیشیا تک اسلامی ممالک پھیلے ہوئے ہیں۔ لیکن ان میں ایک بھی ایسا ملک نہیں جو اپنے پاؤں پر کھڑا ہو۔ تقریباً تمام ممالک میں کم و بیش مغربی اقوام کا اثر موجود ہے۔ جو اسلامی ممالک بظاہر آزاد بھی ہیں۔ ان کے بھی تمام کاروبار انہی بڑی بڑی اقوام کی سیاسی ریشہ دوانیوں کا شکار ہیں۔ نہ صرف یہ ہے کہ ان ممالک کے خارجہ امور پر مغربی سیاست اثر انداز ہو رہی ہے۔ بلکہ ان کے اندرونی معاملات پر بھی انہی کا قبضہ ہے۔ ان ممالک میں حکومتیں تو بے شک مقامی لوگوں کے ہاتھ میں ہیں لیکن حکومتوں کے کارکن محض کٹھ پتلیاں ہیں جن کا تار کسی نہ کسی مغربی قوم کے ہاتھ میں ہے اور جو جس طرح چاہتی ہے ان کو حرکت دیتی ہے

اسلامی ممالک کی یہ حالت اس وجہ سے ہو گئی ہے کہ ان ممالک کے رہنے والے ہر طرح سے بے بس اور پست دیا ہو گئے ہیں۔ دنیاوی طاقت ان کے پاس نہیں رہی۔ ان کا کوئی اپنا مقصد نہیں رہا۔ پرانے طریقوں کو وہ قائم نہیں رکھ سکتے۔ اور نئے طریقوں کو وہ پوری طرح اختیار نہیں کر سکتے مغربی تہذیب کی دلفریبیاں ان کو بہا کر اپنے راستہ سے ہٹا تو چکی ہیں۔ لیکن چونکہ جن بنیادوں پر مغربی تہذیب استوار ہوئی ہے۔ وہ ان ممالک میں مفقود ہیں۔ اس لئے جو تعمیریں بھی وہ اٹھاتے ہیں۔ ان کی وقعت ہوائی قلعوں سے زیادہ نہیں ہوتی۔ زیادہ دقت اس وجہ سے ہو گئی ہے۔ کہ انہیں اپنے تمدن اپنے مذہب اپنے طور و طریق پر کوئی اعتماد نہیں رہا۔ مغرب سے نہ صرف سیاسی طور پر ہزیمت خوردہ ہیں۔ بلکہ معاشرہ اور تمدن کے لحاظ سے بھی شرمندہ ہیں

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت ہمارے ممالک مغربی طوفان کے سامنے گھاس پھوس بن کر رہ گئے ہیں۔ جس طرف وہ ان کو بہا کر لے جانا چاہتا ہے لئے جاتا ہے۔

حیرت یہ ہے کہ یہ وہ ممالک ہیں جن کی راہ نمائی کے لئے ایک ایسی کتاب موجود ہے جس پر ان کا ایمان ہے۔ کہ نہ صرف اس میں اخلاق اور روحانیت کی ہی بہترین تعلیم موجود ہے بلکہ دنیاوی زندگی کے لئے بھی پورا لائحہ عمل وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ جس پر ان کا ایمان ہے کہ دنیا میں اس وقت تک امن قائم نہیں ہو سکتا۔ جب تک تمام دنیا اس لائحہ عمل کو اختیار نہیں کرتی۔ جو اس میں بتایا گیا ہے۔ بے شک آپ جس مسلمان لیڈر یا جس مسلمان عالم سے اسکے متعلق سوال کریں گے۔ وہ یہی جواب دیگا۔ کہ دنیا صرف قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کر کے نجات حاصل کر سکتی ہے۔ لیکن کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ وہی لوگ جو یہ ایمان رکھتے ہیں۔ وہی آج تمام دنیا میں اپنی بدحالی کے لئے ضرب المثل بنے ہوئے ہیں۔ وہی لوگ ہیں جن کا دنیا میں کوئی وقار باقی نہیں رہا۔ وہی اقوام ہیں جن کا کوئی اپنا مقصد نہیں۔ وہی ہیں جن کا اپنا کوئی تمدن کوئی معاشرہ تسلیم نہیں کیا جاتا۔ وہی ہیں جن کو ہر ترقی کے ناقابل خیال کیا جاتا ہے۔ وہی ہیں جن کے وطنوں کو مغرب نے اپنی صنعت کاریوں کی کھپت کے لئے تجارتی منڈیاں سمجھ لیا ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کے ممالک کو اپنے اپنے اثر کے علاقوں میں تقسیم کر لیا گیا ہے

سوال یہ ہے کہ اگر قرآن کریم میں وہ تمام حکمتیں اور تمام باتیں موجود ہیں۔ جن کا ادعا ہے۔ اور واقعی جیسا کہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ ان سب باتوں پر ایمان ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ ایسی ناگفتہ بہ حالت ہے؟ یا تو ہمیں یہ ماننا پڑے گا۔ کہ قرآن کریم کی تعلیم ہی نعوذ باللہ ناقص ہے۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں جس کا ادعا کیا جاتا ہے۔ اور یا پھر یہ ماننا ہوگا کہ جس ایمان کا دعوےٰ کیا جاتا ہے۔ وہ ایمان ایمان ہی نہیں۔ کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ کسی قوم یا فرد کا کسی اچھی تعلیم پر ایمان بھی ہو اور اور پھر وہ ایسی نکبت کی زندگی بھی بسر کرتی ہو۔

کیا یہ حیرت ناک نہیں کہ چین سے لے کر مراکش تک اور ترکی سے لے کر انڈونیشیا تک مسلمان ہی مسلمان آباد ہوں جن کا ایک خدا ایک رسول اور ایک کتاب پر ایمان ہو۔ اور کتاب بھی وہ جس میں دین و دنیا کی تمام حکمتیں موجود ہوں۔ کیا یہ حیرتناک نہیں کہ وہی مسلمان آج تمام دنیا کی اقوام میں سیاست معاشرہ اور تمدن کے لحاظ سے پست ترین سمجھے جائیں اس سے بڑھ کر اچنبھے کی بات اور کیا ہو سکتی ہے اس سے بڑھ کر تعجب خیز حادثہ اور کونسا ہو سکتا ہے؟

کیا یہ سوچنے کا مقام نہیں؟ کیا یہ قابل غور امر نہیں؟ کیا ہمیں فکر نہیں کرنی چاہیئے۔ کیا ہمیں دریافت نہیں کرنا چاہیئے کہ اسکی وجہ کیا ہے؟

یہ درست ہے کہ مغربی یورش کا سیلاب جس تیزی سے رواں ہے وہ ہمیں سوچنے کی فرصت نہیں دیتا۔ یہ سچ ہے کہ اگر ہم نے ٹھہر کر سوچنا چاہا۔ تو ایسا دھکا کھائیں گے کہ پھر شاید اٹھ ہی نہ سکیں مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم بالکل ہی بدحواس بنے رہیں۔ اور زمانے کے کوڑوں سے ڈر کر اپنے آپ کا جائزہ ہی نہ لیں۔ کہ ہم کیوں دوڑتے چلے جا رہے ہیں۔ اور کس طرف چلے جا رہے ہیں جب ہمارے سامنے اپنی کوئی منزل مقصود ہی نہیں۔ تو آخر اس مجنونانہ دوڑ کا فائدہ؟

سوال اتنا مشکل نہیں جتنا ہم سمجھتے ہیں۔ سوال صرف یہ ہے کہ یہ جو خلق خدا مسلمان کہلاتی ہے۔ اور جو ترکی سے لے کر انڈونیشیا اور چین سے لے کر مراکش تک پھیلتی چلی گئی ہے کیوں مسلمان کہلاتی ہے۔ دوسری اقوام ان کو کیوں اپنے سے الگ سمجھتی ہیں۔ کیا اس کا نام کسی ملک یا کسی نسل کی وجہ سے مسلمان پڑ گیا ہے یا یونہی اتفاقاً مسلمان کہلانے لگ گئی ہے۔ اگر ہم اس سوال کا جواب معلوم کر لیں۔ تو یقیناً ہماری منزل مقصود بھی متعین ہو جائے گی۔ اور ہمارے ہاتھ میں وہ رشتہ بھی آ جائے گا۔ جس کے کھونے سے ہم سب کچھ کھو بیٹھے ہوئے ہیں۔

ہم اس لئے مسلمان کہلاتے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالےٰ کے پیغام کو قبول کیا۔ اور ساتھ ہی یہ عہد بھی کیا۔ کہ ہم اسکے آخری پیغام کو ساری دنیا میں پھیلائیں گے۔ اگر یہ حقیقت ہے تو کیا ہم اپنے عہد پر قائم ہیں۔ اور اسکے پیغام کو دنیا میں پھیلا رہے ہیں؟ اس کا جواب واضح ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ "نہیں"۔

صاف ظاہر ہے کہ جس وجہ سے ہم مسلمان کہلاتے اور جس وجہ سے ہم تمام دنیا سے ممیز ہوتے ہیں وہ وجہ ہی مفقود ہو چکی ہے۔ تو پھر ہماری منزل مقصود ہماری آنکھوں سے کیوں روپوش نہ ہو جاتی۔ ہمارا اصل مقصد ہی جب ہمارے سامنے نہیں رہا۔ تو ہمارے اعضا میں حرکت ہی کیسے پیدا ہو سکتی ہے۔ اور ہماری کوئی حرکت صحیح نتیجہ کس طرح پیدا کر سکتی ہے۔ جب وہ کسی مقصد کے مطابق ظاہر نہیں ہوتی۔

آج اگر ہم یورپ کے سامنے اپنے آپ کو بے بس پاتے ہیں۔ اور مغربی سیلاب ہم کو تنکوں کی طرح بہائے لئے جاتا ہے۔ تو اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم نے اپنے حبل متین کو چھوڑ دیا ہے جب ہمارے اعمال کا کوئی مرکز ہی نہیں رہا۔ تو ہم اپنے اثر کا دائرہ کس طرح بڑھا سکتے ہیں۔ جس میں دوسری اقوام بھی نہ تک کر قدم رکھ سکیں۔

ایک مسلمان کا لیبل تو واقعی ہمارے ماتھوں پر لگا رہ گیا ہے۔ مگر مسلمانی ہم میں کہاں ہے؟ اگر اقوام ہم کو مسلمان سمجھ کر ہم سے جداگانہ سلوک کرتی ہیں۔ اور اکثر ان میں سے کوشاں ہیں کہ ہم کو بالکل اپنے مطلب پر ڈھال لیں۔ اور یا ہم کو مٹا دیں۔ تو ان کو یہ جرات کیوں ہوئی ہے؟ اس لئے کہ وہ چیز جو ہم کو ایک ناقابل شکست چٹان بنانے والی تھی۔ وہ ہم میں نہیں رہی۔ اور ہم میں وہ باہمی جذب نہیں رہا۔ جو ہماری طاقت کی بنیاد تھا۔ ہم اپنے مقصد کو چھوڑ کر اپنے ٹھوس پن کو کھو بیٹھے ہیں۔ ہم محض ریت کے لاتعداد ذرے ہیں۔ جن کو تند و تیز ہوائیں کبھی یہاں سے وہاں اور کبھی وہاں سے یہاں اڑائے لئے پھرتی ہیں۔

دنیا کی باطل پرست اقوام نے آج اسلامی دنیا پر بے پناہ ہلہ بولا ہوا ہے۔ ہم اپنے آپ میں ان کے مقابلہ کی سکت نہیں پاتے۔ ہم ان کی دنیاوی طاقتوں سے ڈرتے ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ ہمیں اپنے آپ پر اعتماد نہیں رہا۔ ہمارا جو مقصد تھا وہ ہم بھول چکے ہیں۔ لیکن اگر آج بھی ہم اپنے مقصد کو یاد کر لیں۔ اور جس طرح مغرب نے ہم پر حملہ کیا ہے۔ ہم بھی اسی طرح اس پر ہلہ بول دیں۔ تو یقیناً تھوڑے سے ہی عرصہ میں میدان کارزار کا نقشہ بدل سکتا ہے۔ اگر ہم میں سے چند من چلے قرآن کریم ہاتھوں میں لے کر حملہ آوروں کی صفوں میں گھس جائیں۔ تو یقیناً ہم لڑائی کا رخ بدل سکتے ہیں۔ اور

"نصر من اللہ و فتح قریب"

کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں؛

جلد سے جلد وصیت کرو

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"تم جلد سے جلد وصیت کرو۔ تاکہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو۔ اور وہ مبارک دن آ جائے۔ جبکہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے اسکے ساتھ ہی میں ان سب دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ (نظام نو)

ہر غیر موصی کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی مبارکباد حاصل کرنے کے لئے جلد سے جلد وصیت کرنی چاہیئے۔

(تحریک وصیت)

درخواست دعا

مکرم بشیر احمد صاحب گوروتیغ بہادر روڈ کرشن نگر لاہور بسلسلہ ملازمت مشرقی افریقہ روانہ ہو گئے ہیں۔ ان کی اہلیہ بھی ہمراہ ہیں۔ احباب بخیریت پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔ میر احمد جیس

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

تجارت میں نفع لینا اور نقصان پورا نہ دینا

(از حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

چند روز ہوئے چنیوٹ میں یہاں کی رہنے والی ایک بی بی میرے پاس آئی۔ اور اُس نے سوال کیا۔ کہ کیا جائز ہوگا۔ کہ میں اپنا روپیہ کسی تاجر کے پاس رکھوا دوں۔ تاکہ وہ اس روپیہ کو تجارت میں لگائے اور جو نفع ہو وہ مجھے دے۔ لیکن اگر نقصان ہو تو میں سارے نقصان کی ذمہ دار نہ ہوں گی۔ بلکہ کچھ تھوڑا سا حصہ نقصان میں دوں گی۔

میں نے یہ استفتاء حضرت مولوی سیف الرحمٰن صاحب کو بھیجا۔ جو آج کل نظام سلسلہ کی طرف سے مفتی سلسلہ مقرر ہیں۔ تو انہوں نے جواب میں لکھا کہ ایسا معاہدہ ناجائز ہے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ کہ نفع و نقصان کا حساب کرنے کے وقت تاجر اپنی مرضی سے کچھ چھوڑ دے۔ یا زیادہ رقم دے دے۔ لیکن پہلے سے ایسا معاہدہ کرنا کہ ہم صرف نفع لیں گے اور نقصان میں پوری طرح شامل نہ ہوں گے۔ یہ جائز نہیں۔ (مفتی محمد صادق۔ محلہ ارجن پورہ چنیوٹ ضلع جھنگ)

ابھی اور مصائب آنے والے ہیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جو واقعات گذشتہ ایام میں ابتلاؤں اور مصیبتوں کے پیش آئے ہیں۔ اور جن کے متعلق خدائی خبریں بہت دیر سے چلی آ رہی تھیں۔ وہ ختم نہیں ہو گئے۔ بلکہ بعض ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ جن سے فساد اور تفرقہ کی نئی صورتیں پیدا ہونی ممکن ہیں۔ اور اس حد تک ممکن ہیں کہ گذشتہ فسادات اور گذشتہ تباہیاں اُن کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہو جائیں۔ یہ باتیں آج ہمارے وہم اور قیاس سے اسی طرح بالا ہیں۔ جس طرح آج سے سال بھر پہلے ہم یہ قیاس بھی نہیں کر سکتے تھے۔ کہ چھ مہینہ کے اندر اندر کیا ہو جائیگا اور کس طرح ۷۰ لاکھ کے قریب انسان ادھر ادھر بھاگ جائے گا.................

.... خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی یہی آوازیں آ رہی ہیں۔ اور ہمارے نفوس کی حالت بھی یہی بتاتی ہے۔ کہ ابھی اور مصائب آنے والے ہیں۔ .... اللہ تعالیٰ کے متعلق ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ بلاوجہ اپنے بندوں کو دکھ میں ڈالتا ہے۔ جب ہمیں نظر آتا ہے۔ کہ خدا نے مسلمانوں کو تھپڑ مارا اور اتنا سخت مارا کہ رحیم و کریم ہستی پر نظر کرتے ہوئے اس کی اُمید نہیں کی جا سکتی تھی۔ تو صاف پتہ لگتا ہے کہ وہ رحیم کریم ہستی لوگوں کے گناہوں سے تنگ آ گئی تھی وہ ان کے اعمال سے زچ ہو گئی تھی۔ وہ انہیں سمجھاتے سمجھاتے تھک گئی تھی۔ اس نے چاہا کہ بندہ اُسکی طرف آ جائے۔ اور اُس کی محبت اور پیار کو حاصل کرے۔ مگر انسان نے اس کی آواز کو نہ سنا نہ سمجھا اور نہ مانا۔ آخر اُس نے انسان کے فائدہ کے لئے ایک تھپڑ مارا۔ اور بڑا سخت مارا۔ اور چاہیئے تھا کہ اس کے بعد لوگ اپنی اصلاح کر لیتے اور دوسرے تھپڑ کی نوبت نہ آتی۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اب تک انسان انہی کاموں میں مشغول تھا۔ اب تک ایثار اور قربانی کا مادہ اس نے اپنے اندر پیدا نہیں کیا۔ اب تک نیکی اور تقویٰ کی لہر اس نے اپنے اندر پیدا نہیں کی۔ وہ پھر انہی غفلتوں اور لوٹ مار اور دنگا فساد میں مشغول ہے۔ جن میں وہ پہلے مشغول تھا۔ صاف پتہ لگتا ہے کہ اب کہ پھر تھپڑ پڑے گا۔ وہ پہلے سے زیادہ سخت ہوگا۔ بہرحال یہ ساری چیزیں ایک چیز کی طرف اشارہ کر رہی ہیں۔ الٰہی خبریں کہہ رہی ہیں کہ ابھی اور ابتلاء آنے والے ہیں"

احباب جماعت احمدیہ کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ وہ اپنے اعمال کا محاسبہ کر کے دیکھیں کہ ان کا قدم کس طرف جا رہا ہے۔ کیا نیکی اور تقویٰ کی روح ان کے اندر پیدا ہو چکی ہے کیا ایثار اور قربانی کا مادہ ان کے اندر پیدا ہو چکا ہے اگر نہیں تو مقام خوف ہے۔ بعض جماعتوں کی طرف سے اس قسم کی رپورٹیں آتی رہتی ہیں کہ ان کی جماعت کے بعض افراد آمدنی کے حساب سے بھی باقاعدہ چندہ ادا کرنے میں غفلت برتتے ہیں۔ ایسے اصحاب اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں۔ کیونکہ جماعت قربانی کی جس دوڑ میں جا رہی ہے۔ وہ اس میں بہت پیچھے رہ رہے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وقت آن پہنچے اور وہ ابھی منزل مقصود سے بہت دور ہوں۔ (نظارت بیت المال)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن کی ہمدردی کا میدان بہت وسیع ہونا چاہیئے

"سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلی صفت رَبُّ الْعٰلَمِیْن بیان کی ہے۔ جس میں تمام مخلوقات شامل ہے اسی طرح پر ایک مومن کی ہمدردی کا میدان سب سے پہلے اتنا وسیع ہونا چاہیئے۔ کہ تمام چرند پرند اور کل مخلوق اس میں آ جائے۔ پھر دوسری صفت رحمٰن کی بیان کی ہے۔ جس سے یہ سبق ملتا ہے۔ کہ تمام جاندار مخلوق سے ہمدردی خصوصاً کرنی چاہیئے۔ اور پھر رحیم میں اپنی نوع سے ہمدردی کا سبق ہے۔ غرض اس سورۃ فاتحہ میں جو اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی گئی ہیں۔ یہ گویا خدا تعالیٰ کے اخلاق ہیں۔ جن سے بندہ کو حصہ لینا چاہیئے۔ اور وہ یہی ہے کہ اگر ایک شخص عمدہ حالت میں ہے تو اس کو اپنی نوع کے ساتھ ہر قسم کی ممکن ہمدردی سے پیش آنا چاہیئے اگر دوسرا شخص جو اس کا رشتہ دار ہے یا عزیز ہے۔ خواہ کوئی ہے۔ اس سے بیزاری نہ ظاہر کی جائے اور اجنبی کی طرح اس سے پیش نہ آئیں۔ بلکہ ان حقوق کی پرواہ کریں۔ جو اس کے تم پر ہیں۔ اس کو ایک شخص کے ساتھ قرابت ہے۔ اور اس کا کوئی حق ہے۔ تو اس کو پورا کرنا چاہیئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں تک اپنے اخلاق دکھائے ہیں۔ کہ بعض وقت ایک بیٹے کے لحاظ سے جو سچا مسلمان ہے۔ منافق کا جنازہ پڑھ دیا ہے۔ بلکہ اپنا مبارک کرتہ بھی دیدیا ہے۔ اخلاق کا درست کرنا بڑا مشکل کام ہے جب تک انسان اپنا مطالعہ نہ کرتا رہے۔ یہ اصلاح نہیں ہوتی۔ زبان کی بداخلاقیاں دشمنی ڈال دیتی ہیں۔ اس لئے اپنی زبان کو ہمیشہ قابو میں رکھنا چاہیئے" (الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر

(مرتبہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

"نبوت مسیح موعودؑ"

۱۹۱۲ء یا ۱۹۱۳ء کا واقعہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ لاہور تشریف لے گئے تھے اور وہاں آپ کا لیکچر ہوا تھا۔ وہاں اخبار زمیندار لاہور کے ایڈیٹر ظفر علی خان صاحب حضرت سے ملنے کے لئے آئے۔ اور ایڈیٹر صاحب نے عرض کیا۔ کہ عوام اس بات سے ناراض ہوتے ہیں کہ آپ جناب مرزا صاحب کو نبی کیوں کہتے ہیں۔ آپ اپنی جماعت کو اگر یہ تاکید کر دیں۔ کہ وہ حضرت مرزا صاحب کو نبی نہ کہا کریں۔ صرف ولی یا مجدد کہہ دیا کریں۔ تو اس میں کچھ حرج نہ ہوگا۔ اور پبلک ناراض نہ ہوگی۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں فرمایا۔ کہ اگر ہم حضرت مرزا صاحب کی نبوت کا انکار کریں۔ تو ہم حضرت نبی کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث کے منکر ہو جائیں گے۔ جس میں حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج سے تیرہ سو سال پہلے آنے والے مسیح کو نبی اللہ کہا تھا۔

قادیان روپیہ بھجوانے والے احباب توجہ فرمائیں

امیر صاحب مقامی قادیان اطلاع دیتے ہیں۔ کہ اکثر احباب اپنے مرسلہ منی آرڈروں کی رسید گی کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ لیکن بہت سے منی آرڈر قادیان میں موصول نہیں ہوتے۔ اور غیر معلوم وجوہ کی بناء پر راستہ میں رک جاتے ہیں۔ سو جن احباب کو ان کے قادیان بھجوائے ہوئے منی آرڈروں کی رسید اب تک نہ ملی ہو۔ وہ اپنے مقامی ڈاکخانہ سے اس کے متعلق لکھ کر مطالبہ کریں۔ (خاکسار مرزا بشیر احمد۔ رتن باغ لاہور)

درخواستہائے دعا

۱۔ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محبوب الرحمٰن بنگالی مرحوم عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں۔ اس وقت ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ چار چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور وہ بھی بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

۲۔ محترم میاں غلام محمد صاحب اختر کو سائیکل کے حادثہ کی وجہ سے سخت چوٹ آئی ہے۔ خدا کے فضل سے رو بصحت ہیں دوست اُن کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمود احمد ہومیکلوڈ روڈ۔ لاہور)

۳۔ میرا لڑکا ناظم الدین سلمہ افسر منتخب کر لیا گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اُسے اسلام اور احمدیت کی خدمت کی توفیق دے۔ (محمد عثمان)

ولادت:- چوہدری رحمت علی صاحب پیرو چک کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے۔ مولود چوہدری امیر محمد صاحب ہیڈ کلرک دفتر الفضل کا نواسہ ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مولود کا نام ارشاد علی تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ (امیر احمد دین)

۲۔ خاکسار کے ہاں ہفتہ اتوار کی رات لڑکی تولد ہوئی۔ حضرت امیر المومنین نے امۃ المجید نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب درازیٔ عمر اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ (احمد حسین ہیڈ کاتب الفضل)

درخواست دعا

برادرم میجر ڈاکٹر محمد رمضان صاحب کا بچہ مورخہ ۲۸ / ۱ / ۴۹ کو بعمر ۲ ماہ وفات پا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون برادرم میجر صاحب ان دنوں فوج کی طرف سے اعلیٰ ڈاکٹری کی تعلیم کے سلسلے میں لندن گئے ہوئے ہیں۔ بچے کی وفات ان کیلئے زیادہ صدمہ کا باعث ہے۔ کیونکہ یہ بچہ ان کی غیر حاضری میں .... فوت ہو گیا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ وہ دعا فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

لنڈن میں دو اہم تقاریب

مجاہدین احمدیت کے اعزاز میں الوداعی پارٹی !

از مکرم مولوی مقبول احمد صاحب سیکرٹری لنڈن مشن

ماہ دسمبر میں دو مختلف تقاریب پیش آئیں ایک تو مسٹر عبدالشکور صاحب کنزے کے اعزاز میں الوداعی پارٹی ۱۰ دسمبر کو دی گئی۔ دوسرے مولوی محمد عثمان صاحب کو ان کے سپرالیون جانے پر الوداع کیا گیا۔

ہر عبدالشکور کنزے

آپ پہلے جرمن احمدی نوجوان ہیں جنہیں اسلام کی اشاعت کی خاطر وقف زندگی کرنے کا شرف حاصل ہوا اور انہیں اب پاکستان میں دینی علوم کی تحصیل کے لئے جانے کا موقعہ میسر آیا ہے۔ آپ اکتوبر میں سوئٹزرلینڈ سے ہوائی جہاز کے ذریعہ لنڈن تشریف لائے۔ آپ کے استقبال کے لئے متعدد احباب گئے ہوئے تھے اور آپ کے آنے پر پرجوش استقبال کیا گیا۔ اس کے بعد آپ لنڈن مشن ہاؤس میں قیام پذیر رہے۔ اس دوران قیام میں آپ عربی زبان اور اردو کا علم حاصل کرتے رہے نیز مشن کے کاموں میں آپ ہمارا ہاتھ بٹاتے رہے آپ نے یہاں پر ایک دفعہ ۲۸ نومبر کو مشن ہاؤس کی پبلک میٹنگ میں اور دوسری دفعہ ۸ دسمبر کو شیلا ہال بینی ہائی سٹریٹ میں لیکچر دیا۔ جس میں "جرمنی میں اسلام" کے موضوع پر آپ نے تقاریر کیں۔ آپ کی تقاریر میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ آپ اسلام کو بطور دفاع پیش نہیں کرتے بلکہ دوسری طرف سے دوسرے ادیان پر حملہ کے طور پر پیش کرتے ہیں اور اس کی تعلیم کا مکمل ہونا اور اس کا زندہ مذہب ہونا اور اس کا تمام روحانی اور جسمانی ضروریات کو پورا کرنا دلائل سے بیان کرتے ہیں۔ بالآخر ۱۰ دسمبر کو آپ کی الوداعی پارٹی کی گئی۔ جمعہ کے بعد تمام احباب ایک جگہ اکٹھے ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد امام صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے عبدالشکور صاحب کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دی۔ اس کے بعد آپ نے زندگی وقف کی جسے حضور نے ازراہ شفقت منظور فرمایا۔ آپ ہمارے درمیان چند ایام رہے مگر آپ کی صحبت سے ہم سب مستفید ہوئے۔ اس وقت ہم اپنے مقدس مرکز سے محروم کئے گئے ہیں جس کی وجہ سے پاکستان میں نیا مرکز بنایا گیا ہے جہاں مکانات تعمیر نہ ہونے کے باعث جفاکشی اور محنت کی زندگی بسر کرنا پڑ رہی ہے خیال کیا جاتا تھا کہ مسٹر عبدالشکور شاید وہاں کی تکالیف اور مشکلات جن میں سے کہ جماعت ہو کر دور میں گذر رہی ہے برداشت نہ کر سکیں گے۔ مگر ہم نے دوران قیام میں آپ کو از حد جفاکش محنتی۔ منکسر المزاج اور مستقل مزاج پایا ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ آپ کے درمیان یہ مشکلات حائل نہ ہوں گی بلکہ آپ وہاں اپنے مقصد کے حصول کے لئے پوری جدوجہد کریں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس مقصد میں کامیاب فرمائے اور دینی خدمت بجا لانے کی توفیق بخشے۔ اس کے بعد ڈاکٹر یوسف سلیمان صاحب نے آپ کو خطاب کیا جس میں فرمایا کہ اس مادی دنیا میں ایسی نیک روحوں کا اسلام اور احمدیت میں داخل ہونا اسلام کی سچائی کی دلیل ہے۔ آپ پاکستان دینی علم کے حصول کے لئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

اس کے بعد عبدالشکور صاحب نے ایڈریس کا جواب دینا تھا۔ آپ نے کھڑے ہو کر تلاوت فرمائی اور امام صاحب اور حاضرین احباب کا شکریہ ادا کیا کہ جنہوں نے یہ پارٹی دی۔ اس کے بعد بوجہ جدائی کے خیال سے اور بوجہ ان تعلقات محبت کے کہ جو ان چند ایام قیام میں دوستوں سے پیدا ہو گئے تھے۔ آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور کچھ مزید نہ کہہ سکے اور بیٹھ گئے۔ آپ کی اس حالت کا حاضرین پر خاص اثر تھا۔ گو آپ چند ہفتے یہاں رہے مگر آپ کے حسن سلوک اور اعلیٰ اخلاق اور عمدہ نمونہ کی وجہ سے آپ کی محبت سب کے دلوں میں گھر کر گئی تھی جس کی وجہ سے حاضرین پر بھی رقت کا عالم طاری تھا۔

اس کے بعد امام صاحب نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ مسٹر عبدالشکور صاحب کی خاموشی غائبانہ اظہار سے بڑھ کر ہے۔ اس کے بعد حاضرین سمیت دعا فرمائی۔

اور ۱۱ دسمبر کو وکٹوریہ سٹیشن پر جا کر احباب نے الوداع کہا۔ اور دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بخیریت پاکستان پہنچا دے اور جس مقصد کے لئے آپ جا رہے ہیں اس میں کامیاب کرے۔

دوسری تقریب

مولوی محمد عثمان صاحب سابق مبلغ اٹلی کے اعزاز میں ۲۶ دسمبر کو الوداعی پارٹی دی گئی۔ جلسہ کی کارروائی زیر صدارت چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن شروع ہوئی۔ مولوی عبدالرحمن صاحب نے تلاوت کی۔ اس کے بعد خاکسار نے ایڈریس پیش کیا۔ جس میں کہا کہ مولوی صاحب موصوف ہم میں قریباً سات ماہ رہے ہیں۔ جیسا کہ انسانی فطرت ہے کہ جس جگہ ایک آدمی رہتا ہے اس جگہ سے اور وہاں کے اہالی سے اس کی محبت ہو جاتی ہے اور اس سے ایک لگاؤ اور تعلق پیدا ہو جاتا ہے اور پھر اس جگہ سے جاتے وقت ایک غم سا محسوس ہوتا ہے۔ گو مولوی صاحب اب ہم سے جدا ہو رہے ہیں مگر اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے جس کے لئے آپ افریقہ جا رہے ہیں ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ ہمارا بھائی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے وہاں جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو وہاں عمدہ طور پر خدمات دین بجا لانے کی توفیق بخشے اور اس تاریک براعظم میں نور کی اشاعت کی طاقت عطا فرمائے۔

اس کے بعد چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب نے ایڈریس پیش کیا اور فرمایا کہ آپ اٹلی میں دو سال تقریباً رہ کر آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یورپ میں تبلیغ اسلام کی توفیق بخشی ہے۔ وہاں پر سب سے قبل زبان جاننے کی ضرورت تھی۔ چنانچہ آپ نے اٹیلین زبان اچھی طرح سیکھ لی اور پھر اس زبان میں عمدہ طور پر آپ کو فریضہ تبلیغ بجا لانے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اب آپ مغربی افریقہ جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس نیک مقصد میں جس کے لئے آپ کو وہاں بھیجا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کامیابی عطا فرمائے۔

اس کے بعد مولوی محمد عثمان صاحب نے ایڈریسوں کا جواب دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا فرمایا۔ کہ اس نے وقف زندگی کی توفیق دی۔ اور پھر حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا کہ جنہوں نے حاضر جلسہ ہو کر جذبات محبت کا اظہار فرمایا۔ اور پھر دعا کے لئے درخواست کی اور فرمایا کہ گو ہمارا کام نہایت مشکل اور کٹھن ہے مگر اللہ تعالیٰ ہر مشکل گھڑی و سہارے کے وہ ہماری کامل راہنمائی کرے گا۔ کیونکہ یہ ہمارا ذاتی کام نہیں ہے۔ بلکہ یہ وہ پودا ہے کہ جس کے قیام کی دنیا میں پھیلنے کی خبر دی جا چکی ہے۔ اب ہمارا کام ہے کہ ہم اس وقت کو قریب سے قریب تر لانے کی پوری سعی کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ بالآخر احباب کا شکریہ ادا فرمایا اور احباب سے درخواست کی کہ وہ ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اس کے بعد مولوی محمد صدیق صاحب سابق مبلغ سیرالیون نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ اس جگہ جا رہے ہیں جہاں کہ مجھے ۸ سال کام کرنے کا موقعہ حاصل ہوا ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ بوجہ عربی و انگریزی دونوں زبانوں کا علم رکھنے کے وہاں عمدہ طور پر کام کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا وہاں جانا بابرکت کرے اور کامیابیوں کا موجب بنائے۔

بالآخر امام صاحب نے فرمایا کہ میں مولوی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ہمارے ساتھ نہایت تعاون سے کام لیا آپ کی سریلی آواز سے ہم اذان کے وقت محظوظ ہوا کرتے تھے وہ یاد تازہ کرتی رہے گی۔ آپ ایسی جگہ جا رہے ہیں جہاں گو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا مگر ساتھ ہی یہ تسلی اور اطمینان بھی ہوتا ہے کہ یہ لوگ مذہب سے دلچسپی رکھتے ہیں اور اسلام کے قبول کرنے کے زیادہ نزدیک ہیں۔ یہاں یہ ان لوگوں کو اپنے تفوق اور بڑائی کا خیال ہے جس کی وجہ سے ان کا اس روحانی دروازہ میں سے گزرنا مشکل ہے۔ چنانچہ تمام انبیاء کے وقت میں ویسا ہوا کہ اس وقت کے امراء اور معززین صداقت قبول کرنے سے پیچھے رہے۔ مگر وہی لوگ جنہیں حقیر اور غیر مہذب سمجھا جاتا تھا وہ بالآخر فتحیاب ہوئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہی لے لو۔ عرب لوگ کیا تھے کئی قسم کے عیب ان میں موجود تھے۔ امراء بوجہ اپنے آپکو بڑا سمجھنے کے متعال ہو کر ذلیل و رسوا ہوئے مگر وہی جنہیں غربا اور غیر مہذب سمجھا جاتا تھا ایمان لا کر خدا اللہ بھی معزز ہوئے اور دنیا میں بھی عزت حاصل کی۔ یس آپ افریقہ جا رہے ہیں۔ اس قوم کی طرف جا رہے ہیں جسے پسماندہ خیال کیا جاتا تھا۔ مگر وہی دین میں داخل ہونے کے زیادہ قریب ہیں۔ مولانا عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ عنہ جب افریقہ تشریف لے گئے تو کس کو معلوم تھا کہ وہاں ہزاروں آپ کا خیر مقدم کرنے والے تیار ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کو ہی بہتر معلوم ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو وہاں کامیابی عطا کرے۔ اور آپ کو عمدہ طور پر فرائض بجا لانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے یہ تو ہو کر رہے گا۔ مگر یہ ہماری خوش قسمتی ہو گی کہ ہم اس شاندار مستقبل جس کا ہمیں وعدہ دیا گیا ہے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو جلد ہدایت کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صرف چند دن باقی ہیں

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری تاریخ ۱۰ فروری قریب آرہی ہے

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری تاریخ ۱۰ فروری قریب آچکی ہے لیکن بہت سے احباب اور جماعتوں کی طرف سے نئے سال کے وعدے دفتر میں ابھی تک موصول نہیں ہوئے۔ چونکہ نہایت قلیل وقت باقی ہے اس لئے سیکرٹریان تحریک جدید کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ جلد سے جلد اپنی اپنی جماعتوں کے وعدے مکمل کر کے بھجوا دیں۔ ۱۰ فروری کے بعد کوئی ایسا وعدہ جس پر ڈاکخانہ کی ۱۰ فروری کی مہر نہ ہو گی اس وقت تک قبول نہ کیا جائے گا۔ جب تک یہ ثابت نہ کر دیا جائے کہ وعدہ ایسے حالات کے تحت ہوئی ہے جن پر وعدہ کرنے والے دوست کو قابو نہ تھا۔

(دفتر وکیل المال تحریک جدید)

نوٹس

۵ فروری ۱۹۴۹ء سے ریل کار حسب ذیل سٹیشنوں کے درمیان چلا کرے گی

(۱) لاہور وزیر آباد سانگلہ ہل - لائلپور کے درمیان اور پھر اسی راستہ سے واپس

(۲) لاہور - لائلپور - سرگودھا - اور پھر اسی راستہ واپس جو ریل کار لاہور - لائلپور - وزیر آباد لائلپور - لاہور سیکشن کے درمیان جاری ہے - ۵ فروری ۱۹۴۹ء سے بند کر دی جائیں گی -

(۳) لاہور تا شورکوٹ اور پھر اسی راستہ سے واپس

(۴) ڈاؤن لاہور قصور سیکشن کے درمیان حسب ذیل اوقات کے تحت چلیں گی - صرف بڑے بڑے اسٹیشنوں کے اوقات درج کئے جا رہے ہیں - اور باقی تمام اسٹیشنوں کے اوقات متعلقہ اسٹیشن ماسٹروں سے دریافت کئے جا سکتے ہیں

(۱) ریل کار جو لاہور - لائلپور اور وزیر آباد کے درمیان چلے گی اس کے اوقات حسب ذیل ہیں :-

سٹیشن	آمد	روانگی	اسٹیشن	آمد	روانگی
لاہور	—	۶ - ۱۵	لائلپور	—	۱۵ - ۴۵
سادھوکی	۷ - ۲۳	۷ - ۲۶	چک جھمرہ	۱۶ - ۵	۱۶ - ۸
گوجرانوالہ ٹاؤن	۷ - ۵۴	۷ - ۵۷	سانگلہ ہل	۱۶ - ۳۳	۱۶ - ۳۵
راہوالی	۸ - ۸	۸ - ۱۵	وزیر آباد	۱۸ - ۳۵	۱۹ - ۲۰
وزیر آباد	۸ - ۳۸	۸ - ۴۵	گوجرانوالہ ٹاؤن	۱۹ - ۵۶	۲۰ - ۲
سانگلہ ہل	۱۰ - ۴۱	۱۰ - ۴۴	کامونکی	۲۰ - ۳۲	۲۰ - ۳۹
چک جھمرہ	۱۱ - ۶	۱۱ - ۹			
لائلپور	۱۱ - ۳۶	—	لاہور	۲۱ - ۵۰	—

(۲) ریل کار جو لاہور - لائلپور - سرگودھا جاتی اور واپس آتی ہے - اس کے اوقات حسب ذیل ہیں :-

اسٹیشن	آمد	روانگی	اسٹیشن	آمد	روانگی
لاہور	—	۶ - ۴۵	سرگودھا	—	۱۳ - ۳۰
قلعہ شیخوپورہ	۷ - ۳۶	۷ - ۴۱	چنیوٹ	۱۳ - ۴۹	۱۳ - ۵۳
سانگلہ ہل	۸ - ۴۳	۸ - ۴۸	چک جھمرہ	۱۴ - ۲۳	۱۴ - ۲۶
چک جھمرہ	۹ - ۱۴	۹ - ۱۷	لائلپور	۱۵ - ۲۰	—
لائلپور	۹ - ۴۰ برائے سرگودھا	۱۰ - ۱۰	لائلپور	—	۱۶ - ۰
چک جھمرہ	۱۰ - ۱۹	۱۰ - ۲۲	چک جھمرہ	۱۶ - ۲۳	۱۶ - ۲۶
چنیوٹ	۱۰ - ۵۸	۱۱ - ۳	سانگلہ ہل	۱۶ - ۴۸	۱۶ - ۵۱
سرگودھا	۱۲ - ۳۰	—	قلعہ شیخوپورہ	۲۰ - ۴۸	۲۰ - ۵۲
			لاہور	۲۱ - ۴۰	—

نوٹ :- جب ۱۵۰ ڈاؤن لیٹ ہو گی - تو یہ حسب ذیل اوقات پر چلے گی -

اسٹیشن	آمد	روانگی	اسٹیشن	آمد	روانگی
چک جھمرہ	۱۴ - ۳۰	۱۴ - ۳۵	لائلپور	۱۴ - ۵۵	—

(۳) ریل کار لاہور اور شورکوٹ سیکشن کے درمیان :-

اسٹیشن	آمد	روانگی	اسٹیشن	آمد	روانگی
لاہور	—	۸ - ۵	شورکوٹ	—	۱۴ - ۲۰
قلعہ شیخوپورہ	۹ - ۱۰	۹ - ۲۰	جڑانوالہ	۱۷ - ۸	۱۷ - ۱۱
واربرٹن	۹ - ۵۴	۹ - ۵۸	ننکانہ	۱۷ - ۴۳	۱۷ - ۴۷
ننکانہ	۱۰ - ۱۴	۱۰ - ۱۷	واربرٹن	۱۸ - ۱	۱۸ - ۳
جڑانوالہ	۱۰ - ۵۲	۱۰ - ۵۸	قلعہ شیخوپورہ	۱۸ - ۳۳	۱۸ - ۳۶
شورکوٹ	۱۳ - ۵۰	—	لاہور	۱۹ - ۴۰	—

(۴) ریل کار ۱ ڈاؤن لاہور اور قصور کے درمیان :-

اسٹیشن	آمد	روانگی	اسٹیشن	آمد	روانگی
لاہور	—	۱۷ - ۵۵	رائے ونڈ	۱۸ - ۴۲	۱۹ - ۱۰
کوٹ رادھا کشن	۱۸ - ۲۱	۱۸ - ۲۳	قصور	۱۹ - ۵۰	—

نوٹ :- یہ ریل کار بطور ۲ اپ کے اس ریل کار کی سواریاں جو قصور سے ۲۰ بجے روانہ ہوا کرے گی۔

مینیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے

خارجی امداد کے بغیر معاشی آزادی

(وکہم سٹیڈ)

یورپ کی معاشی بحالی کے ادارے کو حکومت برطانیہ نے جو پروگرام پیش کیا ہے - اس میں آئندہ زمانے کے جو ممکنات پیش کئے گئے ہیں وہ حوصلہ شکن ہیں لیکن یہ کہنا کہ حقیقی طور پر حوصلہ افزا ہیں - غالباً ایک مبالغہ ہوگا - مارشل امداد کے پہلے سال کے نتائج اور اگلے سال میں وسیع تر ترقی کے امور ایسے غیر یقینی عناصر میں گھرے ہوئے ہیں کہ زیادہ رجائیت مناسب نہ ہوگی - بہر حال برطانوی حکومت اور برطانوی عوام نے مارشل پلین کی شرائط کی تکمیل میں ایک ایسی مثال قائم کر دی ہے کہ کسی قدر تسلی ضرور ہوتی ہے -

سوویٹ مخالفت مارشل امداد کی کامیابی کا اندازہ صرف معاشی عناصر سے کرنا مشکل ہے - کیونکہ سوویٹ یونین نے یہ دلیل دے کر اسکی مذمت اور مخالفت کی ہے کہ امریکہ امداد کی آڑ میں تمام یورپی ممالک پر اپنے غلبے کے لئے زمین ہموار کر رہا ہے -

حقیقت یہ ہے کہ مارشل پلین سوویٹ یونین کی ان خواہشات کے رستے میں دیوار بنا ہوا ہے - جن کا مقصد یہ تھا کہ نہ صرف یورپ بلکہ دنیا بھر کے سیاسی - معاشی اور سماجی نظام پر کمیونزم حاوی کر دیا جائے - یہی وجہ ہے کہ مشرق اور مغرب کے درمیان ایک فولادی دیوار قائم کر کے سوویٹ یونین نے یہ کوشش شروع کر دی - کہ مغربی طاقتوں کو برلن بلکہ سارے جرمنی سے نکال دیا جائے - ان حالات کے پیش نظر مارشل پلین مغربی یورپ کے معاشی اور سیاسی دفاع کا ایک ذریعہ بن گیا - اور ظاہر ہے اسے سوویٹ یونین - اس کے ساتھی ملکوں اور مغربی ممالک کی کمیونسٹ پارٹیوں کی مخالفت کا شکار بننا پڑا -

مارشل پلین کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ اس کے ماتحت جو امداد دی جائے - اسے امریکہ کی خیرات نہ سمجھا جائے - بلکہ اسے اپنی مدد آپ کرنے کے سلسلے میں استعمال کیا جائے - ایک اور شرط یہ تھی (جو اور کسی کا الہام نہیں ہوا) کہ برطانیہ اپنی مدد آپ کرے اور اس طرح دوسرے یورپی ممالک کے سامنے ایک مثال قائم کر دے - اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر برطانیہ مارشل پلین کی روح کے مطابق کام میں ناکام رہے - تو سارا پلین ناکام رہتا ہے - برطانیہ نے یورپ کی معاشی بحالی کے ادارے کو دو پروگرام پیش کئے ہیں - ایک لمبے عرصے کے لئے - اور ایک تھوڑے عرصے کے لئے - اس سے ظاہر ہوتا ہے - کہ برطانیہ ناکام نہیں ہوا اور وہ پکا ارادہ کر چکا ہے کہ ناکام نہیں رہے گا -

برطانیہ نے تھوڑے عرصے کے لئے جو پروگرام بنایا ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ اس سال کے مقابلے پر آئندہ سال مارشل امداد کی شکل میں پچیس فی صدی کم رقم لی جائے گی - کہ ۵۳-۱۹۵۲ء تک برطانیہ بغیر بیرونی مدد کے اپنے معاشی نظام میں توازن حاصل کرے گا - اتنی بات واضح ہے کہ برطانیہ ٹھیک بنیادوں پر کام رہا ہے -

معاشی آزادی کے لئے برطانوی عوام اپنی جدوجہد میں کم راشن - بھاری ٹیکس - سخت کام - اور کئی قسم کی پابندیوں کا سامنا کر رہے ہیں - لیکن جس طرح انہوں نے جنگ کے خطرات اور نقصانات صبر کے ساتھ برداشت کئے تھے - اسی صبر سے یہ سب کچھ سہار رہے ہیں - اور آخری فتح پر انہیں یقین ہے - (نیا - ا - س)

شاہ عبد اللہ اور ریجنٹ عراق میں کانفرنس

یہودی شرق اردن سے الگ صلح کی بات چیت پر تیار ہو گئے

عمان ۲ فروری - شاہ عبد اللہ والئی شرق اردن عراق کے ریجنٹ سے سرحدی معاملات کے متعلق تبادلہ خیالات کرنے کے لئے سرحد پر پہنچ گئے ہیں - تل ابیب کی غیر سرکاری اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی شرق اردن سے صلح کی بات چیت کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں لیکن یہ بات چیت روڈس میں مصری اور یہودی نمائندوں میں صلح کے مذاکرات ختم ہونے کے بعد کی جائے گی -

پاکستان کیلئے ۳۰ لاکھ گز کپڑا - برما کی ایک فرم کی پیشکش

کراچی ۲ فروری - برما کی ایک فرم نے سستے داموں پر پاکستان کو ۳۰ لاکھ گز جاپانی کپڑا بہم پہنچانے کی پیشکش کی ہے - اس فرم نے دیگر اشیاء کے علاوہ پاکستان کو سوت - لوہے کا سامان - بجلی کے اوزار ایک ہوزری مینوفیکچری - ایک کاغذ کی فیکٹری - اور بجلی پیدا کرنے کے آلے دینے کا وعدہ کیا ہے

امریکہ میں برہنگی کیخلاف مقدمے کی سماعت

نیویارک ۲ فروری:- اس ہفتہ انڈیانا کی ایک عدالت قانونی ایک ایسا فیصلہ کرنے والی ہے جس کا اثر امریکہ کے ہزاروں برہنگی پسند افراد پر پڑے گا۔ کیا کپڑے بالکل نہ پہننا جرم ہے؟

امریکہ کے ہر حصہ سے ہزاروں برہنگی پسند بلومنگٹن انڈیانا کا رخ کر رہے ہیں۔ جہاں ایک برہنگی پسند اسمتھ نامی اپنے دس سالہ لڑکے کو برہنہ رکھتا ہے۔ عدالت نے اس پر جرم عائد کیا ہے۔ کہ وہ بچے کی غفلت میں اضافہ کر رہا ہے۔

اسمتھ کے وکیل پولس کیمپ نے جو امریکہ کی سورج کی شعاعوں میں غسل کرنے والی انجمن کے صدر ہیں۔ یہ دلیل پیش کی ہے کہ "قانون ہر ایک کو اجتماع کی صورت میں اکٹھے ہونے کا حق دیتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ شرط کہیں نہیں لگی ہے۔ کہ ہم کپڑے بھی پہنیں" برہنگی پسندوں کو خطرہ ہے۔ کہ بلومنگٹن میں ان پر پابندی کے بعد اور دوسرے مقامات پر بھی برہنگی کے خلاف قدم اٹھائے جائیں گے۔

بلومنگٹن میں جمع ہونے والے برہنگی پسند گرم فر کے کوٹوں اور مفلروں میں ملبوس ہیں۔ تاکہ منجمد کر دینے والی سردی سے اپنے آپ کو بچا سکیں۔ - داشا

کشمیر کمیشن میں بلجیئم کا نمائندہ مستعفی ہوگیا

نئی دہلی ۲ فروری:- کشمیر کمیشن میں بلجیئم کے نمائندے مسٹر ای گریفے نے کمیشن کی رکنیت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ ان کی جگہ اب مسٹر وان ڈرکر جو کمیشن کے ممبر مقرر ہوئے ہیں۔ مسٹر گریفے کے مستعفی ہونے کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ انہیں بلجیئم کی طرف سے ہالینڈ میں سفیر بنا کر بھیجدیا گیا ہے۔ اس سے قبل مسٹر کرجو میکسیکو اور ماسکو میں سفارت کے فرائض سرانجام دے چکے ہیں۔

نیز معلوم ہوا ہے کہ کمیشن کے امریکی ممبر مسٹر ہڈل دوسرے ممبران کی نسبت کچھ روز دیر سے ہندوستان پہنچیں گے۔ اور ان کی بجائے مسٹر میکیٹی متبادل نمائندے کی حیثیت سے کام کریں گے۔

رہوڈس کے مذاکرات کے متعلق مصرین کی ناامیدی

لندن ۲ر فروری۔ رہوڈس کے مذاکرات کے متعلق مصر میں ناامیدی بڑھتی جا رہی ہے اخبار "لنڈن ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم قاہرہ رقمطراز ہے کہ مذاکرات کو شروع ہوئے تین ہفتے گزر گئے ہیں۔ لیکن اسرائیل کے ساتھ مصری مفاہمت کی امیدوں میں کوئی اضافہ نہیں ہوا ہے۔ اور نہ اسرائیل کی یقین دہانیوں میں مصر کو اعتماد ہے

بظاہر یہ ترقی اسرائیل کے مجلس تحفظ کی نومبر کی قرارداد کو معاہدہ کی اصلی بنیاد کے طور پر منظور کرنے میں تامل کی وجہ سے رکی ہوئی ہے کیونکہ اسی شرط پر مصر صلح کی گفت و شنید شروع کرنے پر تیار ہوا تھا۔

قاہرہ میں یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ اسرائیل اپنی اس فوجی حیثیت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش میں مصروف ہے جو اسے عارضی صلح کے خلاف ورزی کی حرکتیں کرکے ۷ جنوری کو آخری بار جنگ بند ہونے تک حاصل ہو چکی تھی (اسٹار)

تعلیمی مشاورتی بورڈ کا اجلاس

کراچی ۲ر فروری۔ ۷ فروری کو مرکزی تعلیمی مشاورتی بورڈ کے اجلاس کی صدارت کرنے کیلئے پاکستان کے وزیر تعلیم مسٹر فضل الرحمن ہفتہ کے روز پشاور روانہ ہو جائینگے۔

یہ بورڈ مسلمہ طور پر سب سے اعلیٰ تعلیمی مشاورتی جماعت ہے اس اجلاس میں بورڈ ملک میں تعلیم کی تنظیم جدید کے متعلق چند نہایت اہم امور پر غور کرے گا۔ اور اپنی مختلف سب کمیٹیوں کی سرگرمیوں کا جائزہ لے گا۔

اپنے پشاور کے قیام کے دوران میں وزیراعظم سرحدی حکومت کے ساتھ صوبہ سرحد اور قبائلی علاقہ میں تعلیم عام کرنے کی مجوزہ اسکیم کے بعض اہم پہلوؤں پر گفت و شنید کرینگے۔

معلوم ہوا ہے کہ صوبہ میں ٹیکنیکل تعلیم عام کرنے کے لئے مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے تعلیمی محکموں نے الگ الگ اسکیمیں تیار کی ہیں۔

تعلیمی مشیر ڈاکٹر ایم حسن۔ تعلیمی ڈپٹی سیکرٹری مسٹر ایم۔ اے لطیف اور حکومت پاکستان کے نائب تعلیمی مشیر مسٹر ایچ حسن وزیر موصوف کے ساتھ جائینگے۔

۱۲ر فروری کو مسٹر فضل الرحمن کے دارالحکومت میں واپس آ جانے کی توقع ہے (اسٹار)

جاپانی کمیونسٹ اور سوشلسٹوں میں اتحاد

ٹوکیو ۲ر فروری۔ جاپانی سوشلسٹوں نے وزیراعظم ۴

انڈونیشیا کے متعلق بڑی طاقتوں کے رویہ پر تبصرہ

لندن ۲ر فروری۔ لندن میں انڈونیشیا کے وزیر مختار ڈاکٹر سوبندریو نے ایک ملاقات میں موجودہ حالات پر یوں تبصرہ کیا "ہماری حالت آجکل یہ ہے کہ سلامتی کونسل جن انڈوں کو سے رہی ہے ہم ان سے بچے نکلنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ ہمیں کسی حد تک مایوسی ہوئی ہے کیونکہ ایشیائی ممالک کی جو کانفرنس دہلی میں منعقد ہوئی تھی۔ وہ بیئے۔۔۔ میں زیادہ کامیاب نہیں ہوئی۔"

"سب سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ اس دوران میں انڈونیشیا کے باشندے تکالیف برداشت کر رہے ہیں۔ یہ تمام کانفرنسیں اعلیٰ معیار پر ہوتی ہیں۔ اور ان میں عوام کو فراموش کر دیا جاتا ہے۔ گوریلا جنگ بڑھ رہی ہے۔ اور یہ عوام کی اقتصادی زندگی کو تباہ کر رہی ہے۔

"ولندیزی خوراک کی سپلائی مہیا کرنے کی قدرت نہیں رکھتے۔ جمہوری حکومت کو ولندیزیوں نے شکست نہیں دی۔ ابھی تک اس کی انتظامی مشینری باقی ہے اور اس کے ڈپلومیٹک نمائندے موجود ہیں۔ صاف الفاظ میں ابھی تک جنگ جاری ہے۔ لہذا ولندیزیوں کا یہ دعویٰ ختم ہو جاتا ہے کہ انڈونیشیا کا مسئلہ محض گھریلو معاملہ ہے۔" (اسٹار)

ٹڈیوں کے متعلق انکشاف

لندن ۲ر فروری۔ ٹڈیوں کے متعلق کینیا کے ماہروں نے ٹڈی دل کے سفر کے سلسلہ میں ایک انتہائی مشکل تجربہ پایہ تکمیل کو پہنچایا ہے۔ وہ مسلسل ۱۸ دن تک ٹڈیوں کا تعاقب کرتے رہے اور ان پر نگاہ رکھنے میں کامیاب ہوئے اس طرح انہوں نے ٹڈیوں کے اعداد و شمار کے متعلق نئے انکشافات کئے ہیں۔

سب سے اہم انکشاف یہ ہے کہ وہ ہر کہیں اڑ کر پہنچتی ہیں۔ اور جیسا کہ پہلے خیال کیا جاتا تھا۔ کہ وہ بغیر کسی جانب کی ایک پہلے سے مقررہ منزل مقصود کے اڑتی ہیں ویسا نہیں ہے۔ ریگستانی ٹڈیوں کی عادات کا مطالعہ کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ٹڈیوں کے اڑنے سے قبل کیا چیز انہیں اڑنے پر مجبور کرتی ہے اور کس وقت۔ خیال تھا کہ ان بیٹھی ہوئی ٹڈیوں پر ہوا سے دوا چھڑکی جائیگی یہ دیکھا گیا کہ ٹڈیاں اچانک اڑ جاتی ہیں۔ اور بہت گھومتی پھرتی ہوئی اڑتی ہیں۔

ایک اور ٹڈی دل ہوا کے بہاؤ کی جانب اڑنے لگا۔ بیٹھی ہوئی ٹڈیوں پر ہوائی جہاز سے دوا چھڑکی گئی لیکن زیادہ کامیابی نہیں ہوئی۔ کیونکہ ہوا کی وجہ سے دوا اڑ جاتی تھی۔ لیکن محو پرواز ٹڈیوں پر یہ چھڑکاؤ بہت زیادہ موثر ثابت ہوا۔ (اسٹار)

۴ پوشیدا کی جمہوری لبرل پارٹی کیخلاف مشترکہ محاذ بنانے کیلئے کمیونسٹوں کے ساتھ متحد ہونے کا اعلان کیا ہے (اسٹار)

* مشورہ نہیں لیا گیا تھا۔ اور اس پیداوار کے معیار کو پہنچنا بہت مشکل ہے۔ اور اگر پیداوار کافی بلند معیار پر نہ ہو۔ تو وہ تنخواہ سے محروم ہو جاتے ہیں (اسٹار)

دولت مشترکہ کا سکریٹریٹ بنانیکی تجویز

برسبین ۲ر فروری۔ جب عنقریب مسٹر ایتھنی ایڈن کینبرا میں لیبر کابینہ کے اراکین سے ملاقات کرینگے۔ تو ان سے دولت مشترکہ کی اقوام کا ایک سیکریٹریٹ بنانے کے مسئلے پر برطانوی قدامت پسند پارٹی کے خیالات معلوم کئے جائینگے اس صدر دفتر کے قائم کرنے کا مقصد یہ ہے کہ دولت مشترکہ کے ممالک کی پالیسی میں اشتراک عمل پیدا کیا جائے۔

ایک اخبار نے یہ خبر دی تھی کہ اس قسم کے دفتر کا قیام عنقریب عمل میں لایا جائے گا۔ لیکن اس خبر کی تردید کر دی گئی ہے لیکن فیڈرل کابینہ میں ایک گروہ ایسا ہے۔ جو اس بات کا خواہاں ہے کہ برطانوی اور دیگر ممالک کے سیاستدان زیادہ تعداد میں آئیں۔ اور دولت مشترکہ کے اجلاس متواتر منعقد کئے جائیں۔ (اسٹار)

اشتراکی ہنگری میں مزدوروں کی ہڑتال

بوڈاپیسٹ ۲ر فروری۔ جب سے ہنگری کی اشتراکی حکومت نے عنان اپنے ہاتھ میں سنبھالی ہے۔ اس وقت سے یہ پہلا موقع ہے کہ حکومت کو صنعتی مزدوروں کی شدید گڑبڑ کا سامنا کرنا پڑا ہے تنخواہ اور حکومت کی پیداوار کو بڑھانے کی اسکیم کے حالات کے باعث ملک کی بہت سی اہم فیکٹریوں میں ہڑتال ہو گئی ہے۔

کیسپل کی اہم مینفرڈ ویز فیکٹری میں دو دن تک مکمل طور پر کام بند رہا۔ اور ہڑتالیوں نے اس وقت دوبارہ کام کرنا شروع کیا جبکہ انہیں یہ دھمکی دی گئی کہ ان کے خلاف پولیس کو استعمال کیا جائے گا۔ ٹیکس کے پارچہ بافی کے کارخانے پر بھی ہڑتال کا اثر ہے۔

ہڑتالیوں نے شکایت کی ہے کہ جب نئی پیداوار بڑھانے کی اسکیم بنائی گئی تھی تو ان سے *

چین میں امن قائم ہونے کے امکانات کم ہوتے جا رہے ہیں

نانکنگ ۲ر فروری۔ چین میں امن قائم ہونے کے امکانات کم ہوتے جا رہے ہیں۔ اشتراکی یہ محسوس کر رہے ہیں کہ ان کے تاخیر کے حربوں سے تنگ آ کر قوم پرست حکومت کے نئے صدر مقام کانتون سے جنگ جاری رکھنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اس لئے اشتراکیوں نے دو مطالبات پیش کئے ہیں۔ اول یہ کہ قوم پرست حکومت نانکنگ میں رہے اور دوم یہ کہ امن کے مذاکرات تمام کے تمام چین کے متعلق کئے جائیں۔

ایک ترجمان نے ان تمام صوبائی دارالخلافوں کے نام گنوائے جن پر ابھی تک قوم پرستوں کا قبضہ ہے اور اس نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ ان سب کو پیکنگ کی طرح ہتھیار ڈال دینے چاہئیں۔ پہلی شرط کے پورے ہونے کے کوئی امکانات نہیں ہیں سوائے قائم مقام صدر جنرل لائی کے حکومت کے تقریباً تمام کے تمام اراکین جنوب کی طرف چلے گئے ہیں اور چونکہ امن کے امکانات میں کوئی خاص ترقی نہیں ہوئی ہے اس لئے امکان ہے کہ اس ہفتے کے آخر تک جنرل لائی بھی کانتون پہنچ جائیں گے۔

اشتراکیوں کے قوم پرستوں کے ساتھ رویے سے معلوم ہوتا ہے کہ امن کے متعلق مذاکرات کرنے والوں کے درمیان کسی فیصلہ پر پہنچنا بہت مشکل ہے۔ اپنی نشریہ تقریر میں اشتراکی ترجمان نے قوم پرست حکومت کی تبدیلی کی بے انتہا کوشش کی۔ ترجمان نے قوم پرستوں کا ذکر بہت ہی ذلت آمیز الفاظ کے ساتھ کیا۔ اور جنگ کے تھکے ہوئے لوگوں کے لئے اچانک طور پر قوم پرستوں کی ہمدردی کا مضحکہ اڑایا اور کہا کہ یہ بستر مرگ کی توبہ کے مانند ہے ان کے بیان سے یہ معلوم ہوا ہے کہ اشتراکی امن کی شرائط کو اپنی مرضی کے مطابق منوانا چاہتے ہیں اور مذاکرات کے ذریعے طے نہیں کرنا چاہتے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ اشتراکیوں نے فیصلہ کیا ہے کہ امن کے مذاکرات شروع کئے جانے سے قبل نانکنگ کو آزاد کرا لیا جائے اور عنقریب وہ نانکنگ میں داخل ہو جائیں گے کیونکہ اور کوئی چیز انہیں دریائے ینگسی کو عبور کرنے میں حائل نہیں ہے۔ آجکل دریائے ینگسی کے شمال میں چھ میل کے فاصلہ پر اشتراکی فوجیں موجود ہیں۔ (اسٹار)

ہیٹ پہننے والوں کی اکثریت

لنڈن ۲ر فروری۔ انگریز ہمیشہ سے سر کے لباس کا خیال رکھتے ہیں۔ انہوں نے زیادہ تعداد میں ہیٹ پہننا شروع کر دیا ہے۔ حال ہی میں فٹ بال کے ایک میچ کے شائقین کا جائزہ لینے سے معلوم ہوا ہے کہ صرف ۵۶ اعشاریہ ۵ فیصدی لوگ ننگے سر تھے۔ اس کے مقابلے میں پچھلے سال ننگے سر والوں کی تعداد ۵۹ اعشاریہ ۷ تھی ۱۹۳۸ء میں ۴۷ اعشاریہ ایک فیصدی لوگ ہیٹ پہنتے تھے۔ (اسٹار)